برصغیر ہندو پاک میں امامیہ علماء کی تفسیریں

سید مرتضیٰ حسین صدر الافاضل

اگر ترجمہ کو تفسیر کہیں تو کوئی حرج نہیں ہوگا، کیونکہ ترجمہ ہو یا حاشیہ کی تصنیف یا آیتوں کی علیحدہ شرح یا شرح مکمل، حقیقت میں ان سب کو تفسیر کی مختلف روش شمار کیا جاسکتا ہے۔ اگر ترجمہ، لفظ بہ لفظ ہوتو اس سے عبارتوں کے معانی اور اصل الفاظ کو واضح کیا جاسکتا ہے اور اگر ترجمہ سادہ الفاظ اور مفہوم پر مبنی ہوتو وہ معمولی الفاظ پر مبنی تفسیر کا حصہ کہلاتا ہے۔

کسی بھی زبان میں کوئی بھی کام، ترجمہ سے شروع ہوتا ہے۔ پھر تحقیق ومطالعہ کے بعد کسی خاص عنوان پر شرح وتفسیر کا کام شروع ہوتا ہے۔ اس لئے میں نے مختصر تعارف کے ذریعہ سبھی طرح کی تفسیروں پر اشارہ اور روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ اس کام کا مقصد ہے کہ قرآن کی بابت، شعبوں کا والہانہ لگاؤ اور اہل دانش وبصیرت حضرات کی زحمتوں کو سند، اور ذرائع وماٰخذ کی صورت میں محفوظ رکھا جاسکے۔

برصغیر ہندوستان میں، جن لوگوں نے اس سلسلہ میں کام کیا ہے ان کا مقصد صرف خدا کی خوشنودی اور دین کی خدمت رہا ہے۔ اسی لئے انہوں نے اپنے ناموں اور تفصیلات کے ذکر سے گریز کیا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ خدانخواستہ اجر خداوندی سے محروم ہوجائیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان ترجموں اور تفسیروں کی ایک کثیر تعداد وطباعت واشاعت سے رہ گئی اور اگر کچھ شائع بھی ہوئیں تو ان میں مترجم یا مفسر کا نام اور سال کا ذکر نظر نہیں آتا، بہر حال، یہ فہرست ارباب دانش وبصیرت حضرات کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے، البتہ یہ توقع کی جاتی ہے کہ تحقیق ومطالعہ کے بعد حقیر کو اپنے گرانقدر نظریات اور سودمند معلومات سے آگاہ فرمائیں گے تاکہ اس بحث کو مکمل کیا جاسکے۔

انگریزی زبان میں قرآن کا ترجمہ اور تفسیریں۔

۱۔ عماد الملک سید حسین بلگرامی (متوفی ۱۳۴۴ھ۔ق) کا ترجمہ ۱۹۳۰ء میں بغیر عربی عبارت کے شائع ہوا۔

۲۔ بادشاہ حسین بن فدا حسین سیتاپوری (متوفی ۱۳۵۶ھ۔ق) نے تقریباً نصف قرآن کا ترجمہ مع دیباچہ وحاشیہ، شائع کروایا۔

اس کا دیباچہ اور سورہ بقرہ کا ترجمہ دو جلدوں پر مشتمل تھا جو ۱۳۵۰ء میں لکھنؤ کے مؤید العلوم مدرسۃ الواعظین کے ذریعہ زیور طبع سے آراستہ ہوا۔

بادشاہ حسین کے بعد نجم العلماء سید نجم الحسن نے اسی ترجمہ کو قاضی سید افتخار حسین کے ذریعہ مکمل کیا۔سید افتخار حسین کی ۱۳۷۱ھ۔ق میں وفات ہوئی۔ اس کا مکمل ترجمہ لکھنؤ کے مدرسۃ الواعظین میں محفوظ ہے۔

۳۔ حجۃ الاسلام باقر علی خان لکھنوی نجفی (متوفی ۱۳۷۶ھ۔ق) نجف اشرف میں اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد لندن تشریف لے گئے اور واپسی کے بعد قرآن مجید کے ترجمہ اور حاشیہ نویسی کا کام شروع کیا۔ (اس مقالہ میں مصنف کی حاشیہ نویسی سے مراد قرآن میں موجود حاشیہ کی وضاحت ہے نہ کہ مطبوعہ حاشیہ پر نکتہ چینی اور اس پر اعتراض) اور اس کا ترجمہ تقریباً پورا ہوگیا تھا تبھی ۱۹۴۷ء میں ہندو مسلم فرقہ وارانہ تشدد کی آگ بھڑک اٹھی، اور یہ ترجمہ ہندوستان کے مشرقی پنجاب میں ضائع ہوگیا۔ انہوں نے ۱۳۷۶ھ۔ق میں پاکستان کے میانوائی میں وفات پائی۔

۴۔سید اقبال لاہوری، جہاں تک میری یادداشت ہے، انہوں نے قرآن مجید کا ترجمہ اور حاشیہ نویسی کا کام پانچویں پارہ تک انجام دیا تھا کہ ۱۹۶۲ء میں رحلت کر گئے اور مذکورہ ترجمہ ان کی ذاتی لائبریری میں رکھا ہوا تھا۔

۵۔ پروفیسر عسکری (متوفی ۱۹۷۲ء) کا ترجمہ قرآن ، جسے سیٹھ محمد علی مجیب نے ۱۹۵۶ء میں اپنے نام سے شائع کرایا،مذکورہ ترجمہ عربی عبارت اور مترجم کا نام ذکر کئے بغیر شائع ہوا۔ اس ترجمہ کے پہلے صفحہ پر حاشیہ بذریعہ م۔ج۔شاکر کی عبارت تحریر کی گئی ہے۔ یہ ترجمہ قرآن کی عبارت کے ساتھ تہران سے اور پھر نظر ثانی کے بعد قم سے بھی شائع ہو چکا ہے۔

۶۔ اس مفصل تفسیر کا ترجمہ، حاشیہ اور پیش لفظ ، پروفیسر میرا حمد علی وفاخانی اور مولانا آغا میرزا مہدی پویا کی شرح کی بنیاد پر ہے۔

آغا پویا نے ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۹۳ھ اور میر احمد علی نے ۲۱ رمضان ۱۳۹۶ء میں وفات پائی۔ یہ تفسیر ۱۹۶۴ء میں خلیلی کے ذریعہ کراچی سے شائع ہوچکی ہے۔

۷۔عربی میں تحریر شدہ علامہ سید محمد حسین طباطبائی (متوفی ۱۴۰۳ھ۔ق) کی تفسیر المیزان کا انگریزی ترجمہ مرحوم مولانا سعید اختر کے ذریعہ چار جلدوں تک انجام پایا، جو تہران سے شائع ہو چکا ہے۔

اُردو زبان میں قرآن کے ترجمے اور تفسیریں

☆ ''توضیح مجید فی تنقیح کلام اللہ الحمید'' دو جلدوں پر مشتمل لکھنؤ سے شائع شدہ، طباعت کی تاریخ ۱۲۵۳ھ۔ق / مطابق ۱۸۷۳عیسوی ہے۔

☆ حامد حسن قادری نے اپنی قرآن کی پہلی تفسیر جو اردو میں تھی، حکیم محمد شریف خان متوفی ۱۲۲۲ھ/مطابق ۱۸۰۷عیسوی کے نام منسوب کی جو شیعہ تھے۔

☆مولف: سید علی بن غفران مآب سید دلدار علی، (متوفی ۱۲۵۶ کربلا معلیٰ) توضیح مجید عارفانہ اور صوفیانہ تفسیر ہے جس میں جمل کی بنیاد پر محمد وآل محمد کے فضائل ومناقب پر مبنی بحث، متعلقہ آیتوں کی تفسیر کے ساتھ، شائع ہوئی جس میں کاتب اور کتابت کی بے شمار غلطیاں مشہود تھیں۔

☆ ترجمہ اور حواشی، مطبوعہ لکھنؤ، جس میں تاریخ کا ذکر نہیں ہے۔ یہ مطبوعہ ظاہری طور پر پہلا، نسخہ تھا جو شیعوں کا مطبوعہ ترجمہ شمار ہوتا تھا۔ افسوس کہ اس کا ابتدائی صفحہ نہیں تھا اس لئے مترجم یا حاشیہ لکھنے والے کا نام معلوم نہ ہوسکا البتہ حاشیہ کے آخر میں خصوصی علامت ''ام'' دیکھنے کو ملتی ہے، ممکن ہے اس نشانی کا مطلب امداد علی ہو شیعہ علماء کی تاریخ وتذکرہ میں امداد علی کا نام تین جگہ ذکر ہوا ہے۔

(الف) میر امداد علی، علاقہ مظفر نگر کے عالم وخطیب ہیں جو دہلی سے لکھنؤ آئے۔ انہوں نے وہاں کے عالموں سے فیض حاصل کیا اور سید العلماء مولانا سید حسین کی شاگردی اور فن خطابت کی وجہ سے حاکم وقت کے دربار میں رسائی حاصل کی۔ انہیں لکھنے کا بہت شوق تھا ان کو تحریر وتقریر میں عبور حاصل تھا۔ ان کی مشہور تصنیف بحر المصائب ہے جو پہلی مرتبہ اودھ کے درباری پریس کے ذریعہ شائع ہوئی۔ اس کے بعد بارہا مختلف ناشروں کے ذریعہ شائع ہوتی رہی موصوف نے قرآن کا ترجمہ اور حاشیہ بھی تحریر کیا تھا۔ ممکن ہے کہ یہ نسخہ ان ہی کا ہو۔

(ب) راجہ امداد علی خان بن رحمان بخش کنتوری، حکیم سید علی کنتوری عالم ومفسر اور عربی زبان وادب کے ماہر واستاد مولانا اعظم علی (متوفی ۱۲۹۲ھ۔ق) کے شاگرد تھے ''تذکرہ بے بہا'' میں ان کے نام سے کئی کتابیں ذکر کی گئی ہیں۔ مثلاً منبع السداد نامی قرآن مجید کی تفسیر اور بغیر نقطہ کی سورۂ یوسف کی تفسیر جو عربی میں لکھی گئی ہے۔

اس کے علاوہ خطبۂ شقشقیہ کی شرح اور مقامات حریری وغیرہ کی شرح کا نام لیا جاسکتا ہے۔

البتہ یہ معلوم نہیں ہے کہ تفسیر، عربی، فارسی یا اردو کن زبانوں میں لکھی گئی ہے۔

(ج) حاج میرزا امداد علی آپ کے بارے میں پروفیسر مسعود حسین ادیب مرحوم لکھتے ہیں:

ثابت نامہ نوطرز نامی قلبی نسخہ کے پیش لفظ میں جو (امداد علی) کی لائبریری میں موجود تھا۔ یہ عبارت لکھی ہوئی ہے۔

یہ گنہ گار بندہ پوری زندگی، پورے ذوق وشوق کے ساتھ، تفسیر وحدیث اور تاریخی کتابوں کے مطالعہ وتحقیق اور تصنیف وترجمہ میں سرگرم رہا ہے۔ زیادہ تر کتابیں، اردو میں تصنیف کی ہیں۔ ملا فتح اللہ مغفور نے تفسیر منہج الصادقین'' فارسی میں تصنیف کی اور میں نے اس کا ترجمہ ہندی میں کیا۔ دوسری کتابیں، جیسے چہاردہ نور، مسیّب نامہ اور مختار نامہ کا بھی ترجمہ کیا ہے۔ کچھ دوستوں نے مجھ سے مطالبہ کیا کہ فارسی میں تحریر کردہ ثابت نامہ جو کہ مختار کے بیٹے امیر ثابت کے شرح حال پر مبنی ہے اردو میں ترجمہ کروں۔ امجد علی شاہ کے دور میں اس کا ترجمہ ۱۲۵۹ ھ۔ق میں مکمل ہوا (نذر ذاکر صفحہ ۴۲)

مذکورہ ترجمہ جو ۱۸۴۳ اور ۱۸۴۵عیسوی کے درمیان شائع ہوا ہے ممکن ہے کہ انہی کا ہو، مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے مطلع انوار (مصنف کی تصنیف، مطبوعہ کراچی) اور اس کے ذیل میں ''امداد علی'' کی شرح حال اور'' شاہان اودھ کا علمی وادبی ذوق ضمیمہ کی شکل میں ذاکر کی نذر دہلی مطبوعہ، کا مطالعہ کریں۔

☆ قرآن کی عبارت کے ساتھ اردو ترجمہ، مترجم اور کاتب کی پہچان نہیں ہے۔ یہ نسخہ لاہور کی پنجاب یونیورسٹی میں محفوظ ہے اس نسخہ کا مترجم شیعہ ہے۔

☆ قرآن مجید مع ترجمہ وحاشیہ اس کے ابتدائی صفحہ پر ۱۲۹۷ھ۔ کی تاریخ درج ہے۔ یہ ترجمہ سید علی حسن خان کے زیر اہتمام عمدۃ المطابع امروہہ پریس سے شائع ہوا ہے (امروہہ شہر کا نام ہے آخری صفحہ پر یہ عبارت لکھی ہے)۔

''للہ الحمد والنشاء جو خالق ارض وسماء ہے'' ہے کا لفظ عبارت میں نہیں ہے اضافہ کیا گیا ہے۔ مبارک گھڑی میں قرآن مجید، فرقان حمید، ترجمہ شدہ اور محشی الاذہب امامیہ، خاک روگنہ گار رحیم بخش، برتر امروہوی کے ذریعہ نقل کیا گیا اور مطبع کے مالک نیز امروہہ میں واقع عمدۃ المطابع اور رسالۂ دانش کے مہتمم ومنتظم جناب سید علی خان صاحب کے زیرنگرانی طبع ہوا جسے قرآن مبین کے مؤمن قاریوں کو ہدیہ کیا گیا''

راقم نے اپنی طرف سے تاریخ رقم کی ہے۔

برتر کتاب خالق اکبر بہ روز شد — مطبوع بجردرود وثواب عظیم شد

بودم بہ فکر سال کہ آمد ندای غیب — تاریخ طبع خوب کتاب کریم شد

۱۳۰۱ ہجری

یہ نسخہ، مبارکپور ضلع اعظم گڑھ کی مجیدیہ لائبریری میں مولانا مسرور صاحب کے پاس موجود ہے اور مذکورہ معلومات، مولانا موصوف سے ہم کو حاصل ہوئی ہیں مترجم اور حاشیہ لکھنے والے کے نام کا پتہ نہیں چل سکا ہے۔

☆ تنویر البیان، ترجمہ تفسیر خلاصة المنہج

یہ کتاب پہلی مرتبہ ۱۸۹۵عیسوی میں لکھنؤ سے مولانا محمد حسین عرف علن تاریخ وفات ۱۳۲۵ ہجری، کے حکم پر اور پھر آگرہ میں ۱۹۰۴ عیسوی کو شائع ہوئی اور میرا یہ خیال ہے کہ اس کا ترجمہ حاجی میرزا امداد علی نے کیا ہوگا۔

☆عمدة البیان، تصنیف مولانا الحاج سید عمار علی سونی پتی، فاضل لکھنوی، متوفی ۔۱۳۰۴ ھ، ق یہ تفسیر ۔ ۱۳۰۴ ھ ق اور ۱۳۰۷ ھ۔ق کے درمیانی برسوں میں پہلی مرتبہ شائع اور اس کے بعد بھی کئی مرتبہ زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہے۔

☆ترجمۂ قرآن: منسوب نواب حاج محمد قلی خان کانپوری، یہ ترجمہ ادبی شاہکار ہے جس کو اس زمانے میں لوگوں نے بہت پسند کیا۔ یہ ترجمہ عربی عبارت کے بغیر ۱۳۲۰ ہجری قمری / ۱۸۸۹ عیسوی میں لکھنؤ کے اثنا عشری پریس کے ذریعہ شائع ہوا۔

☆ ترجمہ مع حواشی وفہرست منجانب مولانا سید فرمان علی ممتاز الافاضل تاریخ وفات ۱۳۳۴ھ۔ ق یہ ترجمہ عوام کے درمیان زیادہ مقبول ہوا اور متعدد مرتبہ عربی عبارت کے ساتھ شائع ہوا۔ مولانا نجم الحسن کراروی اور ابن الحسن رضوی کی نظر ثانی کے بعد ۱۹۷۰ عیسوی میں کراچی میں بھی اس کی اشاعت عمل میں آئی۔

☆ ترجمہ مع حواشی ودیباچہ، منجانب مولانا مقبول احمد دہلوی تاریخ وفات ۱۳۴۰ ھ،ق مطابق ۱۹۲۱ عیسوی یہ ترجمہ درحقیقت اردو زبان میں شیعہ تفسیر کا شاہکار شمار کیا جاتا ہے، مگر مفتاح الآیات کے نام سے ضمیمہ اور پیش لفظ کے ساتھ الگ الگ حصوں میں شائع ہوا ہے۔ اب تک

ہندوستان اور پاکستان میں متعدد مرتبہ شائع ہوچکا ہے۔

☆ آثار حیدری ، امام حسن عسکری علیہ السلام کی تفسیر کا ترجمہ جو سید شریف حسینی متوفی ۱۳۶۱ھ۔ ق (ابن امام علی) متوطن صوبہٴ پنجاب کے شہرانبالہ میں واقع بہریلی علاقہ کے باشندے ہیں، انجام پایا۔

☆ ترجمہ وحواشی :منجانب شیخ محمد علی تاریخ وفات تقریباً ۱۹۴۷ء یہ ترجمہ حاشیہ کے ساتھ دہلی سے شائع ہوا ہے۔

☆ ترجمہ وحواشی ، منجانب سید زیرک حسین امروہوی ،ملا فاضل مناظر، متوفی تقریباً ۱۳۶۵ھ/ ۱۹۴۵ عیسوی ، آیات کی تاثیرات جمل ماب اورتعویذ وغیرہ کا ذکر ہوا ہے۔

☆ ترجمہ وحواشی: میرزا احمد علی امرتسری(ارتسی : صوبہٴ پنجاب کا ایک شہر) تاریخ وفات ۱۹۷۰ عیسوی مطبوعہ لاہور۔

☆ تفسیر المتقین ، ترجمہ وحواشی منجانب سید امداد حسین کاظمی متوفی ۱۹۷۵ء موجودہ مصنف کے پیش لفظ کے ساتھ لاہور میں کئی مرتبہ شائع ہوچکا ہے۔ترجمہ نہایت عمدہ اور حاشیہ مناسب ہے۔

☆ قرآن کریم مع تفسیر توضیح القرآن ،منجانب الحاج سید مجاہد حسین۔ موصوف نے اس تفسیر کی تصنیف میں بہت محنت کی اور اسے تقریباً ایک متوسط درجہ کی تفسیر بنادیا۔ یہ تفسیر ۱۹۷۲ عیسوی میں کراچی سے شائع ہوئی اور مترجم کا انتقال تقریباً ۱۹۸۰ عیسوی میں ہوا۔

☆ ترجمہ وحواشی قرآن ،منجانب استاد وعلامہ مولانا سید محمد صادق لکھنؤ یونیورسٹی میں شعبہٴ ادبیات کے پروفیسر کی یہ تفسیر علم وادب کا شاہکار ہے، مولانا محمد صادق نے رجب المرجب کے مہینہ اور ۱۴۰۴ ھ۔ میں رحلت فرمائی۔

☆ انوار النجف منجانب مولانا حسین بخش جارا۔(بمقام جارا صوبہ ڈیرہ اسماعیل خان پاکستان ڈیرہ اسماعیل خان مغربی پاکستان میں واقع ہے) موصوف کی علمی کاوش پر مبنی تفسیر زیور طباعت سے آراستہ ہوچکی ہے ۔

☆ تفسیر قرآن ، منجانب ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن امروہوی ، یہ تفسیر بہت ہی فصیح وبلیغ اور رواں لفظوں میں لکھی گئی ہے۔ اب تک اس کی تین جلدیں منظر عام پر آچکی ہیں اور باقی کراچی میں زیر طبع ہیں۔

☆ تفسیر قرآن ۔تصنیف سید العلماء مولانا الحاج سید علی نقی لکھنوی کچھ عرصہ قبل، قرآن کی تفسیر تحریر کی تھی جو اردو اور عربی میں تھی اور شائع بھی ہوچکی ہے، اس کے بعد سورۂ الحمد اور سورہ البقرہ کی تفسیر شائع کی۔ حال حاضر میں یہ تفسیر مکمل ہوچکی ہے اور اس کی تین جلدیں سرینگر کشمیر سے شائع ہوچکی ہیں اور باقی طباعت کے مراحل میں ہیں۔

☆ تفسیر رضی۔ ناکمل تحریر منجانب مولانا سید محمد رضی زنگی پوری (متوفی ۱۳۷۰ ھ۔ق) نواب رام پور،مرحوم رضا علی خان کی سفارش پر ایک تالیفی و تصنیفی کمیٹی تشکیل پائی جس میں مرحوم حافظ کفایت حسین ،خطیب اعظم الحاج شید محمد دہلوی، حجۃ الاسلام مولانا سید محمد داؤد زنگی پوری، شامل تھے، انہیں ایک مکمل تفسیر فراہم کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی، تاہم افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ اس کمیٹی کی سرگرمی کے شروع ہوتے ہی ہندوپاک کی علحدگی اور دونوں ملکوں کی خودمختاری کے اعلان کے بعد قتل وکشت کا بازار گرم ہونے کے باعث ،نواب کی علاقائی حکومت کا خاتمہ ہوگیا۔ اور تصنیفی کمیٹی بھی اپنا وجود کھوبیٹھی ،لیکن مولانا محمد رضی کی کوشش جاری رہی ،تاہم ان کی علالت کی وجہ سے یہ تفسیر ناکمل رہ گئی ، البتہ ہندوستان کے شہر بنارس میں واقع جوادیہ عربی کالج کے مورث اعلیٰ مشہور عالم دین مرحوم مولانا سید ظفر الحسن نے اس کو شائع کیا۔

☆ انوار القرآن۔ بزرگ عالم دین حجۃ الاسلام سید راحت حسین ہندوستان کے صوبۂ بہار کے گوپالپور کے باشندے ہیں، انہوں نے اس تفسیر کی گیارہ جلدیں مکمل کرلیں تھیں، مگر ۱۳۷۴ھ۔ق میں داعی اجل کو لبیک کہنے کے سبب یہ تفسیر مکمل نہ ہوسکی۔ اس کے بعد ان کے صاحبزادے مولانا سید علی (متوفی ۱۴۰۰ھ۔ق) نے اس کام کو جاری رکھتے ہوئے ابتداء میں سورۂ الفاتحہ، البقرہ اور آل عمران کی تفسیر تمہید کے ساتھ شائع کی اور پھر اس تفسیر کو تیئس جلدوں میں مکمل کیا۔

☆ تفسیر قرآن ۔منجانب حجۃ الاسلام مولانا سید حیدر حسین نکہت لکھنوی(متوفی ۱۳۹۰ھ۔ق) سادہ اور رواں زبان میں تحریر کی یہ تفسیر سورۂ الدخان تک مکتوب ہے جو مصنف کے ہاتھوں تحریر کردہ ہے۔ یہ نسخہ کراچی میں مولانا سید ابن حسن کربلائی کے پاس محفوظ ہے۔

☆ ترجمۂ تفسیر مجمع البیان طبرسی ۔ڈاکٹر سید محمد حبیب الثقلین (کراچی) کی یہ تخلیق دو جلدوں تک مکمل ہوچکی ہے۔ البتہ مترجم نے وجوہات اعراب کی بحث سے گریز کیا ہے۔

☆ انعام عظیم ۔راقم الحروف نے یہ تفسیر شروع کی ہے اور بحمد اللہ سورۂ حمد، سورہ بقرہ، سورہ

روم اور سورۂ حجرات کی تفسیر مکمل ہوچکی ہے۔

سندھی زبان میں تفسیر قرآن

ضیاء الایمان تفسیر القرآن ۔منجانب محمد خان لغاری (متوفی ۱۹۴۰ عیسوی) یہ تفسیر دوجلدوں پر مشتمل ہے، جسے صوبۂ سندھ سے شائع کیا جاچکا ہے۔

گجراتی زبان میں تفسیر قرآن۔

قرآن مجید کا ترجمہ وحاشیہ ۔منجانب حاج غلام علی اسماعیل (متوفی ۱۹۴۶ عیسوی) گجرات کے شہر بھاؤنگر سے شائع ہوچکی ہے ۔موصوف کی گجراتی زبان میں تخلیقات زیادہ ہیں۔

قرآن کا اردو میں منظوم ترجمہ

۱۔قرآن کا مکمل منظوم ترجمہ، منجانب مرحوم شاعر جناب قزلباش دہلوی

۲۔قرآن کا مکمل منظوم ترجمہ منجانب شمیم الحسن (زندہ)

دونوں ترجمے، رسالہ کی شکل میں شائع ہوئے ہیں۔

قرآن مجید کا پشتو ترجمہ ۔صوبۂ کوہاٹ کے پایان علاقہ کے باشندے، سید جعفر حسن استزئی کے ذریعہ انجام پایا ہے۔ جسے پاکستان کے شہر پیشاور سے طبع کیا گیا۔

فارسی میں قرآن کی تفسیر

۱۔تفسیر سید حسین خوانساری کے شاگرد، علی رضا تجلی بن کمال الدین حسین اردکانی شیرازی، تیرہویں صدی (۱۲۱۸ھ) کے اس تفسیر کے مصنف کے بارے میں احمد علی سند یلوی نے مخزن الغرائب میں لکھا ہے۔'' یہ تفسیر سادہ فصیح اورواضح لفظوں میں لکھی گئی ہے جو علماء کے درمیان مقبول اور رائج ہے۔''

علی رضا شیرازی، شاہجہاں کے دور میں ہندوستان آئے اور امیر الأمراء علی مروان خان کے بیٹے نواب ابراہیم خان کے بچوں کے معلم ومربی ہوگے۔ انہوں نے دہلی میں اپنے قیام کے دور میں تفسیر کے علاوہ اور بھی بہت سے کتابیں تحریر کیں، موصوف فقیہ وقاضی بھی تھے، وہ شہید ثالث نور اللہ کی شہادت کے بعد ہندوستان میں شیعوں کی مرجعیت کے عہدے پر فائز ہوئے مگر زندگی کے

آخری لمحات میں شیراز واپس چلے گئے اور تقریباً ۱۸۸۵ ھ۔ میں رحلت فرمائی۔

۲۔ بحر المعانی زبدۃ بحر المعانی

منجانب محمد بن احمد خواجگی بن بن عطاء اللہ شیرازی ،نظام شاہ دکن کے زمانے میں ہندوستان آئے اور بیجاپور میں قیام کیا۔موصوف ، ماہر فلسفۂ وکلام ،خواجہ جلال محمد کے شاگرد اور ملک العلماء قاضی شہاب الدین دولت آبادی ، جونپوری کے استاد تھے،آپ کی یہ تفسیر بہت ہی مفصل ہے جس میں معقولات پر بحث کی گئی ہے۔کچھ لوگ اس تفسیر کو مجمع البیان کا خلاصہ سمجھتے ہیں۔

۳۔ زیب تفاسیر ۔مصنف صفی بن ولی قزوینی (جائے پیدائش کربلا، ۱۰۲۹ ھ۔ق) حسب فرمائش زیب النساء (متوفی ۱۱۱۳ھ۔ق/ ۱۷۰۱عیسوی) ۱۰۷۷ھ۔ق میں اڑتالیس سال کی عمر میں دہلی میں شروع کیا اور آٹھ سال کے عرصہ میں نوجلدوں میں اس کو پایۂ تکمیل تک پہونچایا اور اس کی آخری جلد سے جو ۱۰۸۷ھ،ق میں مکمل ہوئی۔واضح ہوتا ہے کہ اس تفسیر کا زیادہ تر حصہ کشمیر میں انجام پایا ، اس تفسیر کے مأخذ وذرائع حسب ذیل ہیں۔تفسیر نیشاپوری تفسیر فخر الدین رازی ، جواہر التفسیر کاشفی ،تفسیر بیضاوی،تفسیر بحر مواج،تفسیر کشاف کچھ لوگوں نے اس تفسیر کو زبدۃ التفاسیر کا نام دیا ہے۔

۴۔ نخبۃ التفاسیر: تصنیف محمد کاظم بن عبد الحکیم ، تاریخ تکمیل ۱۱۴۹ھ،ق۔اس کی تاریخ کتابت ۱۱۴۸ ہے۔اس کا ایک نفیس اور نہایت ہی عمدہ نسخہ مصنف کی مہر کے ساتھ کتاب خانہ دانش ، انارکلی ، لاہور میں رکھا ہے ۔ یہ تفسیر ہندوستان میں تحریر کردہ ہے ، تاہم مصنف کی شرح زندگی کے بارے میں کوئی آگاہی نہیں ہے۔

۵۔ تفسیر قرآن: منجانب سید نجف علی نونہروی (شاگرد غفران مآب مولانا دلدار علی) متوفی ۱۲۶۱ھ۔ق

۶۔ لوامع التنزیل وسواطع التاویل ۔منجانب حجۃ الاسلام سید ابو القاسم حائری مرحوم ، جلد اول سے جلد تیرہ تک اور تیرہ سے ستائیسویں حصہ تک ، سید علی حائری مرحوم کی تصنیف ہے۔اس تفسیر کا مکمل مجموعہ قم ایران میں آیت اللہ مرعشی نجفی کی لائبریری میں محفوظ ہے،یہ تفسیر برصغیر

کی ان جملہ گرانقدر فارسی تفسیروں میں سے ایک ہے، جسے جلد اول کی شکل میں پیش کیا گیا ہے ۔ یہ تفسیر عبقات الانوار اورفخر الدین رازی کی تفسیر کی طرز پر تحریر کردہ ہے۔

مولانا ابو القاسم حائری اور ان کے صاحب زادے شمس العلماء سیدعلی حائری نے تفسیر کی کتابوں کے بہت ہی گرانقدر اور عمدہ شہ پارے تصنیف کئے ہیں۔ انہوں نے مذکورہ تفسیر کی تصنیف میں بہت زیادہ تکلیف اٹھائی ہے۔ لوامع التنزیل وافر معلومات ، شیعہ مخالف سوالوں کے جواب اور عیسائی وغیر عیسائی قرآن عیسائی معترضین کے جواب پر مشتمل ہے۔لوامع التنزیل کی اشاعت پر عراق وایران کے علماء نے خیر مقدم کے ضمن میں اس دور کے علماء اور محقق حضرات نے قابل قدر توجہ دی نیز اس موضوع پر گرانقدر تبصرے بھی تحریر وتشہیر کئے۔لوامع التنزیل ۔ ۲۱ جلدوں پر مشتمل ہے اسے لاہور سے شائع کیا گیا ہے۔ مولانا ابو القاسم حائری کی تاریخ وفات ۱۳۲۴ ھ، ق اور مولانا سیدعلی حائری کی ۱۳۵۰ ھ۔ق ہے۔

قرآنی سورتوں کی تفسیریں

۱۔ ینابیع الانوار، دو حصوں میں دو جلد، بصورت بحث ومباحثہ، اورفخر الدین رازی کے جواب میں قلمی نسخہ لکھنؤ کے ممتاز العلماء لائبریری میں موجود ہے،تصنیف سید محمد تقی بن سید العلماء سید حسین لکھنوی ،تاریخ وفات ۱۲۹۱ھ،۔مذکورہ کتاب کی تیسری جلد بھی جسے محمد ابراہیم بن محمد تقی متوفی ۔۱۳۰۷ھ) نے تحریر کیا ہے جو مذکورہ لائبریری میں موجود ہے۔

۲۔تفسیر سورہ الاخلاص ،قلمی مصنف ،سید ابو المعالی ابن سید نوراللہ شوشتری الشہید ، تاریخ وفات ۱۰۶۴ھ۔

۳۔روائح القرآن فی فضائل امناء الرحمٰن تصنیف مفتی سید محمد عباس ، تاریخ وفات، ۱۳۰۶ھ،موصوف نے دیگر دوکتابیں بھی تصنیف کی ہیں۔

ا۔تفسیر سورہ ق۔قلمی ۔ ۲ تفسیر سورہ رحمٰن ،قلمی

۲۔مصباح البیان فی تفسیر سورۂ الرحمٰن ،قلمی ،مصنف سید محمد محسن زنگی پوری تاریخ وفات۔۱۳۲۵ھ۔ق

۵۔تفسیر سورہ ہل اتی ،قلمی ،مصنف تاج العلماء سیدعلی محمد ، تاریخ وفات ۱۳۱۲ھ۔ق

۶۔تفسیر سورۂ یوسف قلمی ،تصنیف راجہ امدادعلی خان فرزند رحمان بخش (متوفی ۔۱۲۹۲)ھ۔ق

فارسی۔ ا۔تفسیر سورہ الحمد۔ قلمی ۲۔تفسیر سورہ البقرہ۔قلمی

۳۔تفسیر سورہ الدھر۔قلمی

۴۔تفسیر سورہ الاخلاص ،قلمی تصنیف ،سید العلماء سید حسین بن غفرانمآب دلدادر علی ، تاریخ وفات ۱۲۷۳ھ۔

۵۔کشف الغطاء فی تفسیر سورہ ھل اتی شائع ہوچکی ہے۔

۶۔سر اکبر: تفسیر سورۂ والفجر ،مطبوعہ لدھیانہ ہندستان ،تصنیف ارسطوجاہ سید رجب علی شاہ مقیم جگراون لدھیانہ۔

۷۔تفسیر سورہ الحمد، قلمی لکھنو کے مدرسۃ الواعظین کی لائبریری میں موجود ہے، تصنیف حجۃ الاسلام سید محمد تقی بن سید محمد ابراہیم ،تاریخ وفات ۱۳۴۱ھ۔ق

۸۔تفسیر سورہ الحمد تصنیف۔ علامہ شیخ عبد العلی تہرانی ہروی لاہوری ، تاریخ وفات ۱۳۲۵ھ۔ق

۹۔ ازھار التنزیل وجوہ سورۂ قرآنیہ قلمی ،مصنف سید محمد زنگی پوری ،متوفی ۱۳۲۵ھ۔ق

۱۰۔راہ صور ،تفسیر فاتحہ الکتاب

۱۱۔تفسیر سورہ الحجرات ، انوار الآیات میں ضمیمہ کی شکل میں طباعت ہوئی ہے۔

۱۲۔تفسیر دس سورہائے قرآن (چھوٹی) مطبوعہ لاہور ،مصنف سید مرتضی حسین صدر الافاضل

سورہ یوسف کی تفسیریں:

الف: فارسی

ا۔منجانب صفدرعلی بن حیدرعلی رضوی (قلمی) ۱۲۹۱ھ۔ق۔اس کا قلمی نسخہ حاجی سید علی اکبر رضوی ، کراچی کی لائبریری میں محفوظ ہے۔موصوف نے پیش لفظ میں ذکر کیا ہے کہ یہ کتاب امجد علی شاہ کے دور میں لکھی گئی ہے۔

۲۔انوار یوسفیہ : (قلمی) تصنیف مفتی سید محمد عباس۔

۳۔ظل ممدود: (قلمی) تفسیر سورۂ ھود، کہف اور یوسف ،تصنیف محمد ابراہیم فردوس مکان بن سید محمد تقی (متوفی۔ ۱۳۰۷ھ) یہ کتاب ممتاز العلماء لائبریری میں محفوظ ہے۔

ب: اردو

۱۔تفسیر سورۂ یوسف ۔مصنف علی اکبر فرزند سلطان العلماء سید محمد لکھنوی (متوفی ۱۳۲۷ھ) مطبوعہ لکھنؤ

۲۔تفسیر سورۂ یوسف : (قلمی) تعداد صفحات ۵۵۲،تصنیف : سید محمد تقی بن محمد ابراہیم۔اس کتاب کا قلمی نسخہ مدرستہ الواعظین لکھنؤ کی لائبریری میں موجود ہے۔

۳۔ ابواب المصائب ،مطبوعہ

تفسیر سورہ یوسف ، امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے واقعات سے ربط دیا گیاہے۔
مصنف : میرزا سلامت علی دبیر لکھنوی متوفی ۱۲۹۲ھ۔ق
میں نے اس تفسیر کے بارے میں ایک تفصیلی مقالہ تحریر کیا ہے جو دبیر کی یاد میں لاہور سے شائع ہونیوالے پیام عمل میگزین میں شائع ہوا ہے۔

پ: عربی:

۱۔ احسن القصص مطبوعہ ۱۳۰۵ ھ۔ ہندوستان ،صوبہ بہار میں واقع عظیم آباد ،تصنیف تاج العلماء وسید علی محمد تاریخ وفات ۱۳۱۲ھ،ق

تفسیر آیات:

الف۔عربی (عربی زبان میں قرآنی سورتوں کی تفسیر)

۱۔ انس الوحیدی فی آیت العدل والتوحید (قلمی)

۲۔تفسیر ''فمن یرد الله ان یهدیه یشرح صدره للاسلام'' (قلمی)

۳۔تفسیر''اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ'' (قلمی)

۴۔تفسیر آیت التطہیر ،مطبوعہ

مذکورہ کتابیں لکھنؤ میں ناصر الملت کی لائبریری میں موجود ہیں ،تصنیف شہید ثالث نور اللہ شوستری ،تاریخ شہادت ۱۰۱۹ھ،ق آگرہ ہندوستان

۵۔تفسیر ''اَللّٰهُ نُوْرُالسَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْض '' مطبوعہ ،لاہور،تصنیف عبد العلی تہرانی تاریخ وفات ۱۳۴۱ھ۔لاہور

۶۔تفسیر اَللّٰهُ نُوْرُالسَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْض''،قلمی تصنیف محمد علی طبلسی ،حیدر آبادی تاریخ وفات

تقریباً ۱۳۳۱ھ

۷۔تفسیر ''اَیْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰه '' تالیف علامہ غلام حسین کنثوری تاریخ وفات ۱۳۳۷ھ،ق

۸۔تفسیر آیت صلوٰۃ الوسطیٰ ،قلمی تالیف سید محمد تقی بن ابراہیم تاریخ وفات ۱۳۴۱ھ،ق لکھنؤ

''ب'' فارسی (فارسی میں قرآنی سورتوں کی تفسیر)

۱۔نور الانوار،تفسیر بسم اللہ الرحمن الرحیم،قلمی ،تصنیف احمد بن محمد علی بن وحید بہبہانی تاریخ وفات ۱۳۳۵ھ۔ق۔

۲۔تقریب الافہام در آیات الاحکام ،قلمی ، ناصر الملت لائبریری لکھنؤ میں موجود ہے۔ تالیف ،مفتی سید محمد قلمی کنثوری ،تاریخ وفات ۱۲۶۰ھ۔ق

۳۔تفسیر ''کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاس''،قلمی تصنیف سید العلماء سید حسین تاریخ وفات ، ۱۲۷۳ھ۔ق

۴۔تفسیر آیہ'' وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی الَّذِی'' تصنیف مفتی محمد عباس ،لکھنؤ

پ: اردو : (اردو زبان میں قرآنی سورتوں کی تفسیر)

۱۔تفسیر آیت التطہیر ،مطبوعہ ،تصنیف محمد باقر دہلوی ،متوفی ۱۲۷۲ھ،ق۔

۲۔ایجاز التحریر،فی تفسیر آیت التطہیر ،مطبوعہ سید ناصر حسین بن سید مظفر حسن جونپوری ، تاریخ وفات ۱۳۱۳ھ۔ق

۳۔تفسیر آیہ معراج ، بنام اتقان البرہان ،مطبوعہ لکھنؤ ،تصنیف ۔ ہندوستان محقق ،محمد حسین لکھنوی ،متوفی ،۱۳۳۷ھ۔ق

۴۔التکمیل ،آیہ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنُکُمْ : مطبوعہ لکھنؤ تصنیف حکیم سید مرتضیٰ حسین الہ آبادی،تاریخ وفات ۱۹۵۰ عیسوی

۵۔انوار الآیات : مطبوعہ لاہور

سو سے زائد آیات قرآنی کی تفسیر ،نیز سورہ الحجرات کی مختصر تفسیر تصنیف سید مرتضیٰ حسین صدر الافاضل

قرآن کی تفسیروں پر حاشیہ:

الف: عربی

۱۔تفسیر بیضاوی پر حاشیہ،قلمی تصنیف طاہربن سید رضی الدین ہمدانی دکنی ،متوفی ۹۵۲ھ

۲۔تفسیر بیضاوی پر حاشیہ : دوجلد ،قلمی ،لکھنؤ کی ناصر الملت لائبریری میں محفوظ ہے جس کی تصنیف شہید ثالث : نور اللہ شوستری کی ہے۔

۳۔تفسیر کشاف پر حاشیہ:قلمی، اسلامی یونیورسٹی میں محفوظ ،شروانی کتب کا حصہ ،تصنیف ، ابوالحسن ، دکن کے آخری بادشاہ ،متوفی ۱۱۱۱ھ،ق نے کی ہے۔

۴۔ الامالی التفسیر : یہ قلمی نسخہ مولانا سید آقا مہدی ،کراچی کی لائبریری میں محفوظ ہے جس کی تصنیف سید محمد تقی آل غفرانمآب نے کی ہے۔

ب: فارسی

۱۔ حاشیہ برتفسیر بیضاوی : قلمی، اسلامی کالج کی لائبریری میں محفوظ ہے، کتابت ۱۰۲۱ھ کی ہے مذکورہ نسخہ مصنف کی شہادت کے دوسال بعد مکتوب ہوا۔تفسیر بیضاوی پر الگ سے دو اور حاشیے بھی شہید ثالث کے دو فرزندوں کے ذریعہ کتابوں کی فہرست اور کتب الرجال میں مشہود ہے، لیکن چونکہ ان کے والد کے حاشیہ سے شریف الدین اور علاء الدولہ کے حواشی کے موازنہ ومقابلہ کا امکان میسر نہ ہوسکا، اس لئے ممکن ہے کہ تین علیحدہ حواشی نہ ہوں، بلکہ اصل حاشیہ خود شہید شوستری کا ہواور باقی دو نسخے علیحدہ طور پر ان کے دونوں صاحب زادوں کہ ہوں، بحر حال اگر یہ یہ تینوں نسخے میسر ہوں تو ان کے موازنے سے بات واضح ہوسکتی ہے۔

۲۔حواشی التفسیر یہ:قلمی تصنیف مفتی محمد عباس کی ہے مفتی محمد عباس کے زیادہ تر قلمی نسخے نجم العلماء لائبریری میں محفوظ ہیں۔

۳۔ الامالی التفسیر یہ: عربی ،قلمی نسخہ مولانا سید آقا مہدی کی لائبریری میں محفوظ ہے جوسید محمد تقی آل غفران مآب کی تصنیف ہے۔

تفسیر موضوعی:

۱۔ میزان الایمان ، حجۃ الاسلام مولانا میرزا یوسف حسین مدظلہ کے ذریعہ مفصل تفسیر تیار کی گئی ہے جس میں ہر موضوع کے لئے علیحدہ طور پر مع اردو ترجمہ اور خلاصہ آیتوں کا ذکر موجود ہے۔ یہ کتاب دس جلدوں میں شائع ہوچکی ہیں۔

۲۔ توحید القرآن اُردو مطبوعہ دہلی۔

۳۔ امامۃ القرآن اردو مطبوعہ دہلی تصنیف مولانا محمد ہارون زنگی پوری تاریخ وفات ۱۳۳۹ ھ۔ق

قرآن مجید سے متعلق مذکورہ مصنف کی دیگر دو کتابیں بھی موجود ہیں جو درج ذیل ہیں :

الف علوم القرآن ۔ ب : اوراد القرآن

کشف آیات:

قرآن مجید کی ترتیب وتنظیم کے بعد پہلا اہم مسئلہ قرآنی آیات کی گنتی تھی ، لہٰذا قرآن کو تیس پاروں ، سورتوں اور رکوع میں تقسیم کیا گیا ۔رکوع ان آیتوں کے مجموعے کو کہتے ہیں جو ایک موضوع کے مفہوم پر مشتمل ہو، رکوع ،سوروں اور آیتوں کی شمارگزاری کا مسئلہ، پچھلی دوصدیوں سے علماء کی بحث کا موضوع رہا ہے ۔ اہل تحقیق حضرات نے حروف کی شکلوں،شکلوں میں اختلاف، علامتوں ، وقف اور فصل ووصل کے سلسلہ میں حیرت انگیز کارہائے نمایاں انجام دینے کے علاوہ آیتوں کے انکشاف اور وقوع پذیر ہونے کے مقام پر قابل ملاحظہ توجہ مبذول کی ہے۔

موجودہ اطلاعات کے بموجب ، اس سلسلہ میں تحقیق کا سلسلہ گیارہویں صدی ہجری سے شروع ہوا اور سو سال کے عرصہ میں ایسی متعدد کتابیں تصنیف ہوئیں جن کا تحقیقی مطالعہ محققین کے ذمہ ہے۔ میں نے اپنی تصنیف مطلع انوار میں اس سلسلہ میں تین کتابوں کا ذکر کیا ، دراصل اس موضوع پر خاص توجہ کی ضرورت ہے،۔ کیونکہ دنیا کے بیشتر ممالک کے کتاب خانہ میں اس سلسلہ میں کتابیں موجود ہیں مثال کے طور پر گیارہویں صدی ہجری کی کشف المطالب والآیات نامی ، ناشناختہ اور ناقص کتاب اسلام آباد کی گنج بخش لائبریری میں موجود ہے۔جس میں آٹھ باب اور ہرباب میں اٹھائیس فصلیں ہیں جو آیتوں کے انکشاف ، رکوع، سجدوں سورتوں ، حکایتوں اور جملوں کے انکشاف پر مشتمل ہیں (ر۔ک مراجعہ گنج بخش لائبریری اسلام آباد کے قلمی نسخوں کی فہرست صفحہ ۵۷۵) بہار

۶۳ کے رسالہ مشکوٰۃ نمر ۲ کے شمارے میں جناب کاظم مدیرشاذچی کے مقالہ کے مطالعہ کے بعد ایک بات کا اضافہ کرنا ضروری ہے کہ انہوں نے اپنا مقالہ مطبوعہ قرآن اور انکشاف آیات کے عنوان سے تحریر کیا تھا مندرجہ ذیل کتابوں کی ترتیب انہیں کے مقالے سے مأخوذ ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

کشف الآیات : تصنیف موسیٰ ہزاری ، اسماء وافعال اور حروف کی ترتیب سے صاحب الذریعہ نے اس کا قلمی نسخہ (مورخہ ۱۰۵۶ھ-ق) میں تہران میں سلطان المتکلّمین کے پاس دیکھا تھا۔

دلیل الحیر ان فی الکشف عن آی القرآن ، خوشنما ترتیب سے مزین ،تصنیف ، حافظ محمود داؤدی ، تاریخ تصنیف ، ۱۰۵۴ ھ- ق - یہ کتاب پہلی مرتبہ ۱۲۸۴ ھ -ق میں آستان قدس رضوی اور ۱۳۱۰ نیز ۱۳۱۸ ھ-ق میں قازان کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔

کشف الآیات : تصنیف ،میرزا محمد رضا اخیری طوسی منشی الممالک تاریخ تصنیف، ۱۰۶۷ھ-ق یہ نسخہ مشہد کے آستان قدس لائبریری میں موجود ہے۔ مصنف نے اس کتاب کے دیباچہ میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس سلسلہ میں قدم اٹھانے والے وہ پہلے شخص ہیں تاہم وہ اصفہان میں رہتے ہوئے اس بات سے لاعلم تھے کہ ان سے پہلے ہندوستان کے دکن میں قطب شاہی دور میں اور ترکی میں حافظ محمود نے اس پر طبع آزمائی کی ہے۔ (کاظم مدیرشازچی) بحوالہ: مشکوٰۃ نمبر ۲ بہار ۶۳ صفحہ ۱۵۲-۴

الرسالۃ الواضحہ ، یا آیات کلام الٰہی کے استخراج میں ہدیہ قطب شاہی تصنیف ملا محمد علی کربلائی ، شاگرد ابن خاتون آملی ، اپنے استاد کے حکم پر تصنیف کی اور سلطان عبد اللہ قطب شاہ (متوفی ۱۰۸۳ ھ- ق) کے نام منسوب کی۔ یہ کتاب مذکورہ دوکتابوں پر بالادستی رکھتی ہے۔ کیونکہ مفردات کے اوّل وآخر کے علاوہ جزوحزب بھی معین کرتی ہے۔

اس کتاب کا قلمی نسخہ مشہد کے آستانہ قدس لائبریری اور مورخہ ۲۱/محرم ۱۰۸۴ ھ- ق کا دوسرا نسخہ قم، میں آیت اللہ مرعشی نجفی کی لائبریری میں موجود ہے۔

کشف الآیات:

تصنیف منجانب سید محمد رضا بن محمد مومن خاتون آبادی، معاصر شیخ حر عاملی تاریخ وفات ۱۱۰۴ ھ- ق

الجداوّل النورانیہ: مصنف الحاج سید ناصر بن حسین حسینی نجفی (متوفی ۱۱۱۸ ھ۔ق منسوب، اورنگ زیب عالمگیر، لعل محمد آبادی کی تحریر اور تاریخ کتابت ۱۱۲۱ ھ۔ق مذکور ہے، یہ کتاب پنجاب یونیورسٹی میں محفوظ ہے۔ جدول بندی کچھ اس طرح ہے۔

کان الناس امة واحده

السورہ	الرکوع	الجزو	ربع الجزء
البقرہ	العاشر	الثانی	اوایل الثالث

نجوم الفرقان لتخریج آیات القرآن، منجانب مصطفیٰ بن محمد سعید افغانی، شہزادہ محمد اعظم شاہ کے دربار سے وابستہ، تاریخ ترتیب: ۱۱۰۳ ھ۔ق

یہ کتاب پہلی مرتبہ ۱۳۶۲ ھ۔ق میں سلطان العلماء کے حکم پر لکھنؤ سے اور پھر لاہور سے شائع ہوئی۔ تیس پاروں کا تعین اور رکوع کے اعداد وارقاع میں حروف ابجد کا استعمال ہوا ہے۔

نجوم الفرقان تصنیف منجانب گوستا وفلوگل۔(متوفی ۱۸۷۰ عیسوی)

موصوف نے نجوم الفرقان کے ہمراہ قرآن کو آیات کے اعداد کے ساتھ شائع کیا۔ قرآن کے ساتھ شائع ہونیوالی یہ فہرست ۱۲۶۱ھ۔ق / ۱۸۴۲ عیسوی کو لیپزک میں منظر عام پر آئی۔ فلوگل کا انڈکس فارسی رسم الخط میں ۱۲۷۴ ھ۔ق میں تہران میں حاج جعفر تہرانی کے ذریعہ شائع ہوا۔ پورا قرآن فارسی ترجمہ اور فلوگل انڈیکس کے ساتھ میرزا عبد الوہاب منجم کے ذریعہ ۱۲۹۰ ھ۔ق میں پھر سے شائع ہوا اور اس کے بعد ایڈنبرگ میں عثمان اوغلی اوف نے ۱۳۹۱ھ۔ق / ۱۹۲۰ عیسوی میں اس کی تجدید اشاعت کی۔

پھر دبیر سیاقی نے اسی مطبوعہ لیپزک قرآن نیز فلوگل کے انڈیکس ترجمہ کو اپنے نام کرکے اقبال بکڈ پو کے ذریعہ دوبارہ اشاعت کروائی۔

نجوم القرآن بھی قرآنی عبارت کے ساتھ ۱۳۱۳ ھ۔ق میں محمد صادق تو سیر کانی کے ذریعہ تہران سے شائع ہوا ہے۔

کشف الآیات محمد شاہی: سید محمد بن مہدی حسینی نے ۱۲۵۷ ھ۔ق میں تصنیف کیا اور اسے محمد شاہ قاچار کے نام منسوب کیا۔ یہ کتاب، ابتداء میں تبریز اور پھر تہران سے ۱۲۷۶ھ۔ق میں شائع ہوئی۔

کشف الآیات ، منجانب میرزا علی بن محمد بن حسین قمی (۱۲۶۰ ھ۔ ق بقول صاحب الذریعہ)

مفتاح کنوز القرآن ، یہ ایک روسی عالم کی تصنیف ہے جسے استنبول اور یورپ میں شائع کیا گیا۔

فتح الرحمٰن مطالب آیات القرآن : تصنیف فیض اللہ علمی، مطبوعہ بیروت ۱۳۲۳ھ۔ق۔

ارشاد الراغبین فی الکشف عن ای القرآن المبین ،فیض اللہ علمی کی ایک اور تصنیف ہے۔

المعجم المفہرس: تصنیف منجانب محمد فواد عبد الباقی ، اس کتاب کو سب کتابوں سے زیادہ شہرت ملی اور بہت مفید واقع ہوئی۔

کشف الآیات : منجانب ڈاکٹر رامیار ،نسبتاً جامع مرتب کیا ہے اور سلطان عبد المجید کے نسخہ کولیکر ضمیمہ کے ساتھ قرآن کو تہران سے شائع کیا ہے۔

معدن الانوار ومشکوٰۃ الاسرار۔تصنیف منجانب محمد بن صالح الملقب کاشف الاسرار قزوینی۔ یہ کتاب درحقیقت خودان کی تصنیف کردہ تفسیر کا دیباچہ ہے جومحرم ۱۳۷۰ ھ ۔ق میں مکمل ہوئی۔ اس کا قلمی نسخہ جسے ربیع الاوّل ۱۲۷۱ھ۔ق میں لکھا گیا ہے۔ میری لائبریری میں موجود ہے۔

اس کتاب میں جس میں قرآنی الفاظ وکلمات کے معانی کے علاوہ آیتوں کی فہرست بھی موجود ہے اس میں علمی طور پر کام ہوا ہے اور فہرست عمدہ ہے۔

مفتاح الآیات :مطبوعہ دہلی ،تصنیف مقبول احمد دہلوی ۔

مفتاح القرآن : مطبوعہ تصنیف میرزا قلیچ بیگ خان ،متوفی ۱۳۴۸ھ۔ق

حیدرآباد ۔پاکستان

حال حاضر میں مولانا حافظ علی اور مقبول احمد کے تراجم جس میں فہرست موضوعی ، پاروں، سوروں اور آیتوں کے نمبر بھی موجود ہیں، تیار کئے جارہے ہیں ، انشاء اللہ بہت جلد انہیں قارئین وشائقین کے سامنے پیش کیا جائے گا۔